24

جماعت احمدیہ کے لئے مشکلات کے ایام

(فرمودہ یکم اگست 1941ء)

تشہد، تعوّذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

"مجھے کھانسی اور گلے کی خرابی کی شکایت ہے اس لئے زیادہ بول نہیں سکتا لیکن جماعت کو اس امر کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی سنت کے مطابق کبھی دن آتا ہے اور کبھی رات آتی ہے اسی طرح الٰہی جماعتیں جو ہوتی ہیں ان پر بھی کبھی دن کی کیفیت آتی ہے اور کبھی رات کی کیفیت آتی ہے۔ کبھی اللہ تعالیٰ ان کے لئے سہولت بہم پہنچا دیتا ہے اور کبھی ان کے لئے مشکلات پیدا کر دیتا ہے۔ مومن کافر اور منافق میں یہی فرق ہوتا ہے کہ ایسی تکالیف کے دنوں میں اور ایسی مشکلات کے وقتوں میں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کافر مایوس ہو جاتا ہے اور کافروں کے لئے زیادہ تر ایسے ہی وقت آتے ہیں۔ کامیابیوں کے وقت کفار کے لئے محدود اور تھوڑے ہوتے ہیں۔ میری مراد ان کفار سے ہے جو انبیاء یا ان کی جماعتوں کے مقابلہ پر کھڑے ہوتے ہیں۔ ان کے سوا جو کفار ہوتے ہیں ان سے اللہ تعالیٰ کا معاملہ اور ہوتا ہے اور وہ اپنی دنیوی جدو جہد اور محنت کے مطابق نتائج دیکھ لیتے ہیں لیکن جو کفار انبیاء اور ان کی جماعتوں کا مقابلہ کرتے ہیں ان کی محنتیں بہت کم نتیجہ خیز ہوتی ہیں۔ وہ اگر سَو روپیہ خرچ کریں تو ایک روپیہ کا نتیجہ نکلتا ہے اور اگر سَو آدمی ایک کام پر لگائیں تو ایک آدمی کے برابر کام ہوتا ہے۔ مگر الٰہی جماعتوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی سنت یہ ہے کہ بالعموم ان کاموں میں اللہ تعالیٰ برکت دیتا ہے۔

ترقیات عطا کرتا ہے اور سہولتیں بہم پہنچاتا ہے۔ یہ سہولتیں نتائج کے لحاظ سے ہوتی ہیں۔ ورنہ قربانیاں تو ان کو دوسروں سے زیادہ کرنی پڑتی ہیں اور قربانیاں زیادہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ تھوڑے ہوتے ہیں اور ان کے مخالفین زیادہ ہوتے ہیں۔ انہیں اس لئے زیادہ قربانیاں نہیں کرنی پڑتیں کہ ان کی قربانیوں کا کوئی نتیجہ نہیں نکلتا بلکہ اس لئے کہ وہ تھوڑے ہوتے ہیں اور ان کے مقابل پر زیادہ طاقت خرچ ہو رہی ہوتی ہے۔

پس اللہ تعالیٰ نتائج کے لحاظ سے ان کے لئے سہولت بہم پہنچاتا ہے اور ان کے کاموں میں برکت دیتا ہے اور اس حد تک ان کو ترقیات عطا کرتا ہے کہ ان کو دیکھ کر بھی دشمن کے دل میں حسد اور جلن پیدا ہونے لگتی ہے۔

لیکن اس کے ساتھ ہی جیسا کہ مَیں نے بتایا ہے مومنوں کے لئے بھی مشکلات کے وقت آتے ہیں۔ ایسے وقت کبھی تو اللہ تعالیٰ مومنوں کے امتحان کے لئے لاتا ہے اور کبھی دشمنوں کو ایک جھوٹی خوشی دکھانے کے لئے مومنوں کو تکلیف میں ڈالتا ہے اور ایسے ہی وقت میں مومن اور منافق میں امتیاز ہو جاتا ہے۔ مومن صرف کامیابیوں کی امید کے وقت میں ہی قربانیاں نہیں کرتے بلکہ اس وقت بھی کرتے ہیں جب بظاہر حالات کامیابی کی کوئی امید نہیں ہوتی۔ مگر منافق کی یہ حالت ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جب تو راحت اور آسائش کا سامان ہو تو وہ آگے ہوتا ہے مگر جب رنج یا تکلیف کا موقع آئے تو اس کی یہ کیفیت ہو جاتی ہے کہ ڈر کے مارے اس طرح پیچھے ہٹ جاتا ہے جیسے سامنے موت کھڑی ہے۔ چونکہ وہ مومنوں کے ساتھ ملا ہوا ہوتا ہے اس لئے مومنوں کی خوشیاں اسے بھی میسر آتی ہیں۔ مگر مصیبت کے وقت میں اس کے اور مومن کے درمیان امتیاز ہو جاتا ہے۔ مومن کی تو یہ حالت ہوتی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے کامیابیاں آئیں تو وہ خوش ہوتا ہے۔ اس لئے نہیں کہ اس کی کسی کوشش کا نتیجہ نکلا بلکہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا ہے۔ مگر جب مشکلات کا وقت آئے تو بھی وہ مایوس نہیں ہوتا کیونکہ وہ

جانتا ہے کہ میرا خدا مجھے چھوڑے گا نہیں اور جو خدا تعالیٰ کا اس طرح ہو جاتا ہے کہ سمجھتا ہے کہ میرا خدا مجھے کبھی ضائع نہیں کرے گا اسے اپنی کسی طاقت یا قابلیت پر گھمنڈ نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کا بھروسہ اللہ تعالیٰ پر ہوتا ہے اور عسر و یسر، ترقی و کمزوری اور عزت و ذلت ہر حالت میں اسے یقین ہوتا ہے کہ میرا خدا مجھے ضائع نہیں کرے گا۔ وہی مومن کہلانے کا مستحق ہوتا ہے اور اسی کا نام ایمان ہے جو سمجھتا ہے کہ میرا خدا مجھ پر مہربان ہے اور کہ مَیں نے اس کی بھیجی ہوئی صداقت کو قبول کر لیا ہے اور یہ کبھی ہو نہیں سکتا کہ میرا خدا مجھے ضائع کر دے۔ اگر خدا تعالیٰ نے میرے لئے کوئی مشکلات پیدا کی ہیں تو یہ میری کسی غلطی کی چھوٹی سی سزا دینے یا میرے ایمان کے امتحان کے لئے ہے اور یا پھر دشمن کو جھوٹی خوشی دکھانے کے لئے تا اس کی ناکامی اور بھی بھیانک نظر آئے کیونکہ جب انسان کو کامیابی کی امید ہو اور پھر اسے ناکامی ہو تو یہ ناکامی بہت زیادہ بھیانک ہوا کرتی ہے۔ اسی واسطے اللہ تعالیٰ کبھی کبھی کسی کام کے دوران کافروں کو جھوٹی خوشی بھی دکھا دیتا ہے تا وہ اپنی کامیابی کی امید باندھ لیں اور بعد میں انہیں ناکام کر دیتا ہے اور اس طرح ان کی ناکامی ان کے لئے بہت رنج دہ ہو جاتی ہے۔ جس طرح کسی شخص کا کوئی عزیز سخت بیمار ہو اور بیچ میں اس کی صحت کی امید پیدا ہو جائے مگر بعد میں مر جائے تو زیادہ صدمہ ہوتا ہے۔ بعض سخت بیمار موت سے تھوڑا عرصہ قبل کچھ تندرست نظر آنے لگتے ہیں۔ جسے ہمارے ملک میں سنبھالا کہتے ہیں۔ بعض ناواقف اس سنبھالے کو دیکھ کر خوش ہو جاتے ہیں کہ ہمارا عزیز تندرست ہو رہا ہے مگر جب یکدم موت واقع ہو جاتی ہے تو صدمہ بہت زیادہ ہوتا ہے۔ یہی سلوک اللہ تعالیٰ کا کفار سے ہوتا ہے۔ کبھی وہ ان کو جھوٹی خوشی دکھاتا ہے اور وہ سمجھتے ہیں ہم کامیاب ہو جائیں گے اور وہ کامیابی کے سرے پر پہنچ بھی جاتے ہیں مگر وہاں پہنچ کر اللہ تعالیٰ ان کی ذلت، ان کی زک اور ان کی شکست کے سامان پیدا کر دیتا ہے اور ایسی حالت میں ان کو اپنی شکست اس سے بہت زیادہ بھیانک نظر آتی ہے جتنی کہ وہ دراصل ہوتی ہے

کیونکہ پہلے ان کے دل میں کامیابی کی امید بندھ گئی تھی۔

پس یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ وہ مومنوں کے لئے کبھی ابتلاء کے سامان پیدا کر دیتا ہے اور کبھی آرام و آسائش کے، کبھی قبض کی حالت پید اکر دیتا ہے اور کبھی بسط کی۔ اور ہمارے لئے بھی یہ حالتیں پیدا ہوتی رہتی ہیں اور ان ایام میں بھی مختلف رنگوں میں اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا کر دیئے ہیں جو بظاہر تکلیف دہ نتائج پیدا کرنے والے ہیں تا وہ ہماری کمزوریوں کو دور کرے۔ یا شاید مخالفوں کو جھوٹی خوشی دکھانے کے لئے، تا وہ سمجھیں کہ اب ہمارا ہاتھ اچھی طرح پڑ گیا ہے۔ اس قسم کی کئی باتیں ہیں جن کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ کئی مشکلات پیدا ہو رہی ہیں ہمارے عام دشمنوں کی طرف سے ہی نہیں بلکہ بعض گورنمنٹ کی طرف سے بھی ہیں۔ بعض اور حوادث بھی ہیں جن کے بیان کی ضرورت نہیں۔ مَیں اس وقت صرف دوستوں کو خاص طور پر دعاؤں کی تاکید کرتا ہوں تا اللہ تعالیٰ جماعت کو دشمنوں کی شرارتوں اور مخالف کوششوں سے محفوظ رکھے۔ اور وہ جس طرح ہمیشہ ان کو ناکامی اور ذلّت کا مُنہ دکھاتا رہا ہے اب بھی ناکامی اور ذلت کا مُنہ دکھائے اور کہیں سے ہمیں کسی قسم کی مدد کی امید نہیں وہی ہمارا رب ہے اور ہم اس کے بندے ہیں اور اسی سے ہم نے مانگنا اور طلب کرنا ہے۔ دنیا میں کسی کو اپنے جتھے پر گھمنڈ ہوتا ہے، کسی کو مال و دولت پر، کسی کو اپنی طاقت و قوت پر گھمنڈ ہوتا ہے اور کسی کو اپنے سامانوں پر مگر ہمارے لئے گھمنڈ کی کوئی چیز نہیں سوائے خدا تعالیٰ کی ذات کے ہمارے لئے اور کوئی جگہ نہیں۔ وہی ہے جس نے ابتدا میں تھوڑے سے احمدیوں کو اٹھایا اور اس حد تک ترقی دی اور وہی ہے جو اب ہمیں دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھتے ہوئے اور ترقیات عطا کرے گا اور اور بڑھائے گا۔ اِنْشَاءَاللّٰہُ تَعَالٰی۔

پس مَیں دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ خصوصیت سے دعائیں کریں۔ جو دوست نمازوں میں دعائیں کرنے میں سست ہیں وہ اب نمازوں میں بہت دعائیں کریں اور جو نمازوں میں پہلے ہی خوب دعائیں کرتے ہیں وہ دوسرے اوقات میں بھی کریں

تا اللہ تعالیٰ ہمارے دشمنوں کو ناکام و نامراد کرے ، ہماری مشکلات کو دور فرمائے اور اپنی رحمت کے دروازے ہمارے لئے کھول دے۔ایسے وقت میں مسنون دعائیں بھی کرنی چاہئیں۔ قرآن کریم کی دعائیں بھی بہت فائدہ دینے والی ہیں اس لئے انہیں خصوصیت کے ساتھ استعمال کیا جائے۔پھر وہ دعا بھی جو مَیں نے پہلے بتائی ہوئی ہے یعنی اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ 1 خاص طور پر مانگنی چاہئے۔ یہ رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی دعا ہے جسے آپ دشمنوں کے مقابلہ کے خاص مواقع پر مانگا کرتے تھے اور ہم پہلے بھی اس کا تجربہ کر چکے ہیں اور اس سے فوائد بھی حاصل کئے ہیں اس لئے پھر اسے خصوصیت کے ساتھ مانگنا چاہئے۔پھر یہ بھی دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ان مشکلات کے وقت میں اپنے فضل سے ہمارے لئے ترقی کے سامان پیدا کر دے اور آرام و راحت کے سامان پیدا کر دے اور ان مشکلات کو بھی دور فرمائے جو زمانہ کے حالات کے لحاظ سے جماعت یا افراد جماعت کی ترقی اور ان کی راحت و آسائش میں حائل ہیں۔

اس کے بعد میں مسجد کے منتظمین سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ عورتیں تین جمعوں سے محروم ہیں کہا جاتا ہے کہ لاؤڈ سپیکر خراب ہے مگر اس خرابی کی وجہ مَیں نہیں سمجھ سکتا۔جہاں تک مجھے علم ہے عورتوں نے بہت سا چندہ جمع کر کے دیا تھا کہ آواز بڑھانے والے آلے ان کے لئے لگا دیئے جائیں مگر بے سود۔انہوں نے رقم بھی جمع کی مگر پھر بھی ان کا حصہ خرابی کی حالت میں انہیں ملتا ہے۔اگر لاؤڈ سپیکر خراب ہو چکا ہے تو اسے ٹھیک کرانا چاہئے تھا یا اگر وہ درست ہونے کے قابل نہیں رہا تو پھر بھی ان کو بتانا چاہئے تھا تا وہ ہمت کر کے اور چندہ جمع کر کے نیا خریدنے کا انتظام کر لیتیں اور اس طرح تین جمعوں سے محروم نہ رہتیں۔"

(الفضل 3 اگست 1941ء)

1 ابو داؤد کتاب الوتر باب مَا یَقُوْلُ الرَّجُلُ اِذَا خَافَ قَوْمًا